خواتین کا ہونا ضروری ہے اور ساتھ ہی وہ برے ثمرات واثرات نہ پیدا ہوں جن کی مولانا نے نشاندہی کی ہے۔ بہرحال علمی اور فقہی معلومات ومباحث کے اعتبار سے یہ فتاوی بڑے قابل قدر اور لائق تحسین ہیں۔ خدا کرے باقی جلدیں بھی جلد منظرِ عام پر آئیں۔

صحائف معرفت از ڈاکٹر تنویر احمد صاحب علوی۔ تقطیع متوسط ضخامت ۲۳۶ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت مجلد ۶/- روپے پتہ مدرسہ نور محمدیہ۔ قصبہ جھنجھانہ ضلع مظفر نگر۔

حضرت شاہ العالمین شاہ عبدالرزاق صاحب دسویں صدی ہجری کے ایک بلند پایہ اور شریعت وطریقت کے جامع بزرگ تھے۔ ۹۴۹ھ میں جب کہ شیر شاہ سوری کا عہد تھا مظفر نگر کے مشہور مردم خیز قصبہ جھنجھانہ میں آپ کی وفات ہوئی اور وہیں آپ کا مزار مرجع عوام وخواص ہے۔ شاہ صاحب نے ایک کتاب فارسی زبان میں "صحائف معرفت" کے نام سے تصنیف فرمائی تھی جس میں ارکان اسلام نماز روزہ، زکوٰۃ وحج کے اسرار ورموز پر اور پھر مسائل تصوف، یعنی ترک دنیا، مجاہدہ وریاضت بیعت، چلہ کشی، کشف وکرامت وغیرہ ان سب پر اس درجہ عارفانہ اور بصیرت افروز گفتگو کی ہے کہ ابن رشیق نے شعر کی جو تعریف کی ہے اس کے مطابق "اجازت کے بغیر دل میں اترتی چلی جاتی ہے" اس تصنیف کا ایک مخطوطہ جو جھنجھانہ میں دستیاب ہو گیا اس کو اردو زبان کے لائق استاد اور ادیب ونقاد ڈاکٹر تنویر احمد علوی نے اردو کا جامہ پہنایا ہے۔ کہنے کو یہ ترجمہ ہے ورنہ درحقیقت زبان اس قدر شگفتہ اور برجستہ وروان ہے کہ ترجمہ معلوم ہی نہیں ہوتا۔ علاوہ بریں شروع میں موصوف نے جو پیش لفظ اور اس کے بعد شاہ عبدالرزاق صاحب کے خاندانی اور ذاتی سوانح وحالات لکھے ہیں وہ مبسوط ومفصل بھی ہیں اور بصیرت افروز بھی۔ اصل کتاب کے خاتمہ پر "اضافات" کے زیر عنوان مولانا نسیم احمد صاحب جھنجھانوی نے جھنجھانہ کی مختصر تاریخ اور پھر وہاں کے اکابر صوفیا ومشائخ سے متعلق جو کچھ لکھا ہے عارفین کے لیے عموماً اور تاریخ کے اساتذہ وطلبا کے لیے خصوصاً بڑی کار آمد چیز ہے آخر میں اشاریہ اور صحت نامہ بھی ہے۔ غرض کہ کتاب ہر حیثیت سے مطالعہ کے لائق ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ شاہ صاحب طریقت ومعرفت کو شریعت کے تابع مانتے ہیں اور تصوف میں اصل تعد